صاحب مدظلہ نے پڑھایا۔ اسکے علاوہ صوبہ سرحد کے نامور علماء' سیاستدان' زعماء' مشاہیر اور قابل احترام شخصیات نے ہزاروں کی تعداد میں آپکے جنازہ میں شرکت کی۔ ادارہ 'الحق' دارالعلوم' خاندان حقانی میاں صاحب کی جدائی پر تعزیت کا مستحق ہے۔ ؎ دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے وہ جارہا ہے کوئی شب غم گزار کے

حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی کی مثالی والدہ کی وفات

یہ مہینہ دارالعلوم حقانیہ اوراس کے وابستگان کے لئے کافی بھاری ثابت ہوا۔ دارالعلوم کے بہت سے مخلصین اس جہان فانی سے جہان باقی کی طرف کوچ کر گئے۔ اسی بچھڑنے والے قافلہ کی ایک شریک کارواں دارالعلوم حقانیہ کے صدر مدرس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب زروبیؒ کی اہلیہ اوردارالعلوم کے جید اور متعدد صلاحیتوں کے حامل استاد محترم حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی کی والدہ بھی تھیں جو طویل علالت کے بعد ۱۷؍دسمبر ۲۰۰۸ بروز بدھ انتقال فرماگئیں۔ دارالعلوم میں تعزیتی اجلاس کے موقع پر حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے مرحومہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بجا صحیح فرمایا کہ مرحومہ نہ صرف مولانا ابراہیم فانی کی والدہ تھیں بلکہ وہ تمام دارالعلوم حقانیہ کے طلباء کی والدہ کی مانند تھیں۔ دارالعلوم کے ابتدائی تعلیمی ترقی اور عروج میں حضرت مولانا عبدالحلیم زروبی کا ناقابل فراموش کردار رہا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کے آپ انتہائی وفادار اور بااعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ خود بھی علم و متانت اور تقویٰ کے پہاڑ تھے اسی طرح آپ کی زوجہ مرحومہ بھی تقویٰ وطہارت میں آپ کے ہم پلہ تھیں۔ زندگی بھر مرحومہ نے قرآن سے ایسا شغف رکھا کہ اس کی مثالیں قریبی زمانہ میں ڈھونڈنے سے کم ملتی ہیں۔ جب صحت اچھی تھی تو صرف دو دن میں پورا قرآن پاک کا ختم آپ کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ ہزاروں' لاکھوں کی تعداد میں وظائف کے معمولات بھی انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال لیتا ہے۔ نوافل وعبادات اور تہجد کا اہتمام بھی حضرات صحابہ کی مانند تھا۔ کمزور صحت اور آخری عمر میں آنکھوں سے بینائی سے محرومی کے باوجود ان کے معمولات میں کچھ فرق نہیں آیا۔ آپ نے ایک مثالی مومنہ ماں کا کردار ادا کیا۔ اپنے بچوں کی بہترین تعلیم وتربیت کی۔ آپ کو بھی اپنے عظیم شوہر اور ہونہار بیٹے کی طرح اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ سے بہت زیادہ لگاؤ اور عقیدت تھی۔ ہروقت دارالعلوم اور ہمارے خاندان کیلئے آپ دعاگو رہتیں۔ جب راقم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو آپ کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ کیونکہ ہماری مرحومہ والدہ سے آپ کو خصوصی شغف اور محبت تھی۔ دو دن بعد فانی صاحب نے مجھے بتایا کہ میری والدہ نے ستر ہزار سے زائد مرتبہ کلمہ طیبہ کا وظیفہ تمہاری والدہ کے ایصال ثواب کیلئے پڑھ کر بخش دیا ہے۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور دعاؤں کی درخواست کی تو کچھ دن بعد یہ خوشگوار انکشاف ہوا کہ میرے لئے بھی مرحومہ نے یہ وظیفہ پڑھ کر بخش دیا ہے۔ یہ آپ کی شفقت اور محبت کی اعلیٰ مثال ہے۔ اپنی والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد میں نے ہمیشہ انہیں اپنی والدہ کی مانند پایا۔ آپ کی وفات کے بعد دوبارہ ایسا محسوس ہوا کہ ایک بار پھر والدہ کی شفیق دعاؤں سے یہ بے سہارا محروم ہوگیا ہے۔ ہر ماں عظیم